بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے سر میں سخت درد ہے۔ احباب دعا ئے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

افسوس کل ٹھیکیدار عبدالرحمٰن صاحب فوت ہو گئے۔ نماز مغرب سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی جائے۔

مولوی قمر الدین صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو ایک تنازع کے تصفیہ کیلئے نظارت تعلیم

جلد ۳۲ | یکم ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۹ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | یکم جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۲۷

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

ایک تازہ کشف ——— اور ——— ایک عجیب رؤیا

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

۲۶ مئی ۴۴ء بعد نماز عشاء

فرمایا:۔ عجیب بات ہے۔ کہ آج نماز پڑھاتے ہوئے دو دفعہ میر محمد اسحاق صاحبؓ کی شکل میرے سامنے آئی ہے۔ پہلے بھی ایک آدھ دفعہ ایسا ہو چکا ہے۔ آج ایک دفعہ تو سجدہ میں میں نے میر صاحب کو دیکھا۔ دوسری دفعہ تشہد کی حالت میں دیکھا۔ دونوں دفعہ وہ مسکراتے ہوئے میرے سامنے آئے ہیں۔ لیکن اُم طاہر کے متعلق بعض دفعہ خواہش بھی پیدا ہوتی ہے کہ انہیں دیکھوں۔ اور توجہ بھی کی۔ مگر ان کی شکل نظر نہیں آئی۔

۲۷ مئی بعد نماز مغرب

فرمایا:۔ آج رات میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا جو اپنے تجربہ کے لحاظ سے بالکل نرالا ہے۔ میں نے دیکھا کہ مجھے کوئی سفر پیش ہے۔ یہ نہیں کہ جیسے خاص طور پر کسی کو کوئی کام پیش آ جائے۔ تو وہ سفر کے لئے چل پڑتا ہے۔ بلکہ میں رؤیا میں یوں سمجھتا ہوں کہ میرے سامنے کوئی سفر ہے۔ اور اس کے لئے میں سوچتا ہوں۔ کہ کس رنگ میں کروں۔ ہماری جماعت کے ایک دوست اس سفر کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سواری میرے سامنے پیش کرتے ہیں۔ خواب کے نظارے بھی عجیب ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ دوست مجھے کوئی جانور دکھائیں مجھے ایک سر دکھاتے ہیں۔ جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ خچر کا سر ہے۔ جاگتے ہوئے تو انسان ایسی حالت میں ہنس پڑیگا۔ کہ ایک جانور کا سر پیش کیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ آپ کی سواری کے لئے ہے۔ مگر رؤیا میں میں اُسے کوئی عجیب بات نہیں سمجھتا۔ وہ خچر کا سر مجھے دکھا کر کہتے ہیں

میں اس کو آپ کے سفر کیلئے سدھاؤں میں کہتا ہوں آپ بیشک سدھائیں پھر میں نے ان کے ہاتھ میں ایک لگام بھی پکڑی ہوئی دیکھی ہے۔ چنانچہ میرے کہنے پر وہ اس کو سدھاتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ مجھے اس کا سر ہی دکھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ یہ جانور کیسا اچھا سیکھ رہا ہے۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ وہ اس کو سواری کے لئے سدھا رہے ہیں۔ اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ وہ کس عمدگی سے سواری کی تربیت حاصل کر رہا ہے۔ اس کے بعد وہ منہ سے تو کچھ نہیں کہتے۔ مگر دوبارہ اس کا سر ہی مجھے دکھاتے ہیں۔ یہ بتانے کے لئے کہ خچر سواری کے لئے نہایت عمدگی سے سدھائی جا چکی ہے یہ سارا نظارہ جیسا کہ خواب کا طریق ہے منٹوں میں گذر جاتا ہے بجائے اس کے کہ دنوں یا مہینوں میں ایسا ہو۔ اس کے بعد میں اس خچر پر سواری کرنے اور اپنے سفر کو پورا کرنے کے لئے جاتا ہوں۔ بہت سی عورتیں اور مرد اور بچے میرے ساتھ ہیں۔ مگر وہ سب میرے پیچھے ہیں اور آگے آگے میں ہوں۔ چلتے چلتے وہ مجھے سواری کے قریب کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اس پر سوار ہو جائیے۔ جب وہ سواری میرے سامنے آئی۔ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ اُن کی رائے بدل گئی تھی۔ یا اُس سواری کی جنس ہی بدل گئی۔ بہرحال اسوقت میرے سامنے جو سواری آئی ہے۔ وہ خچر کی بجائے شتر مرغ ہے مگر بہت ہی خوبصورت جیسی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے براق کی لوگ تعریف کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ نہایت ہی خوبصورت اور اعلیٰ درجہ کا شتر مرغ ہے۔ اسکی گردن قاز کی گردن کی طرح ہے اور اس کے پروں میں ایسی چمک اور خوبصورتی ہے کہ دیکھکر حیرت آتی ہے۔ رنگ ایسا ہے۔ جیسے سیاہی مائل رماوی

رنگ ہو۔ یا گہرے رنگ کے فاختئی رنگ میں کچھ کبوتر کا رنگ ملا دیا جائے۔ قد اس کا بظاہر بہت اونچا بھی نہیں اور نیچا بھی نہیں۔ مگر رؤیا میں مجھے کوئی حیرت نہیں ہوتی۔ کہ انہوں نے یہ کیا کیا۔ کہ شتر مرغ میری سواری کیلئے لے آئے ہیں۔ وہ نر شتر مرغ نہیں۔ بلکہ مادہ شتر مرغ معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال میں اسکی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔ اسوقت مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ اتنا چھوٹا تو نہیں کہ میرے پاؤں زمین سے لگ جائیں۔ مگر میں نے دیکھا میرے پاؤں زمین سے نہیں لگتے۔ جب میں اسکی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔ تو مجھے خیال آیا کہ اس کے منہ میں تو لگام نہیں۔ چونکہ گھوڑے کے منہ میں لگام ہوتی ہے۔ اس لئے اُسکے متعلق بھی مجھے لگام کا خیال آیا۔ کہ میں اس پر سوار تو ہو گیا ہوں مگر اسکے منہ میں لگام نہیں مگر مجھے یہ بات اُن سے کہنے میں حیا اور شرم مانع ہوئی۔ اور میں دل میں کہتا ہوں۔ اب میں ان سے کیا کہوں۔ دوستوں نے جب مجھے بٹھا دیا ہے۔ تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ جب میں اس پر بیٹھ گیا۔ تو شتر مرغ آپ ہی آپ چل پڑا۔ یا چونکہ وہ مادہ شتر مرغ ہے اس لئے یوں کہو کہ وہ چل پڑی جس طرف وہ مادہ شتر مرغ جا رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک چھوٹی سی دنیا ہے۔ مگر بظاہر ایک شہر ہے جس میں مختلف سڑکیں ہیں۔ وادیاں ہیں۔ باغ ہیں۔ قلعے ہیں۔ مکان ہیں۔ صحن ہیں اور ان صحنوں میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اس قسم کی جگہیں بنی ہوئی ہیں۔ جیسے جغرافیہ سکھلانے کے لئے سکولوں میں پہاڑوں وغیرہ کے نقشے کھینچے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جاتے ہیں۔ وہاں بھی کہیں باغ ہیں۔ کہیں روشیں ہیں۔ کہیں پہاڑ ہیں۔ کہیں میدان کہیں سڑکیں ہیں۔ غرض سب چیزیں ہیں۔ مگر وہ ہیں اتنی چھوٹی چھوٹی۔ کہ چند گز میں ہی تمام چیزیں آگئی ہیں۔ ان میں پہاڑی رستے بھی ہیں۔ اور ایسے گڑھے اور پگ ڈنڈیاں وغیرہ بھی ہیں۔ جیسے چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں والے علاقوں میں ہوتی ہیں۔ مثلاً جہلم میں ہی پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے کہیں نالے ہیں۔ کہیں پگ ڈنڈیاں ہیں۔ کہیں گڑھے ہیں۔ اسی طرح وہاں صاف راستہ نہیں۔ لیکن شتر مرغ بغیر مہر پکڑنے کے ایسی حالت میں کہ اس کے منہ میں لگام بھی نہیں۔ ان رستوں پر چلنا شروع ہو گئی ہے۔ مجھے پتہ نہیں کہ وہ کس طرح میری مرضی کے تابع ہو گئی۔ بہرحال میں اس وقت خواب میں کہتا ہوں۔ ایک تو یہ لوگ شتر مرغ میری سواری کے لئے لے آئے ہیں اور پھر اس کے منہ میں لگام بھی نہیں یہ تو مجھے گرا دے گی۔ جونہی مجھے خیال آتا ہے۔ مجھے ایک جگہ نظر آتی ہے جو پہاڑی شکل کی ہے۔ اونچی نیچی جگہ ہے۔ پاس پتھر بھی پڑے ہیں۔ اور گڑھے بھی نظر آرہے ہیں۔ میں اس وقت سمجھتا ہوں کہ اب میں ضرور گر جاؤں گا۔ رستہ بھی بہت تنگ ہے۔ ایک دو فٹ سے زیادہ نہیں۔ جس میں ڈرتا ہوں کہ اب تو میں شتر مرغ پر سے گر جاؤں گا۔ مگر اس جگہ پہنچ کر اس شتر مرغ نے ایسی عمدگی سے اپنے پیر رکھے ہیں کہ خواب میں اس کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ ایک طرف جگہ اونچی ہے۔ دوسری طرف نیچی ہے۔ مگر وہ اس طرح برابر پیر رکھتی ہے کہ میں اس پر سیدھا بیٹھا رہتا ہوں۔ اور نشیب و فراز سے مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ جب بھی نشیب و فراز آتا ہے وہ اس طرح اپنے پیر سمیٹتی اور ایسی عمدگی سے ان اونچی نیچی جگہوں میں سے گزر جاتی ہے کہ میں اس کی پیٹھ پر برابر بیٹھا رہتا ہوں۔ چلتے چلتے وہ ایک جگہ پہنچتی ہے۔ جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ خطرہ آگیا۔ پھر دوسری جگہ پہنچتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں دوسری مصیبت آگئی۔ اسی طرح ایک دفعہ راہ میں ایک درخت آجاتا ہے جس کی ٹہنیاں زمین میں لگی ہوئی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو میں ضرور گر جاؤں گا۔ مگر میں نے

دیکھا گو اس کی شاخیں میں نے بھی اٹھائی ہیں۔ مگر وہ مادہ شتر مرغ اس پھرتی اور عمدگی سے اپنی لاتیں نیچی کر کے مجھے وہاں سے لے گئی کہ مجھے ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی۔ پھر ایک کمرہ آجاتا ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی دنیا کا ایک حصہ ہے۔ وہ ایسا ہی ہے جیسے دالان ہوتا ہے۔ اس کے دروازہ کے سامنے پہنچ کر وہ مادہ شتر مرغ میری طرف منہ کر کے کہتی ہے میں نہیں جاتی اندر۔ اندر مرد بیٹھا ہے یہ کہہ کر وہ پھر لوٹی۔ اور پھر اسی طرح نشیب و فراز والی جگہیں آنی شروع ہوئیں۔ مگر وہ اس عمدگی سے اپنے پاؤں رکھتی ہے کہ اونچی نیچی جگہ میرے لئے برابر رہتی ہے۔ اور میں اس پر سیدھا بیٹھا رہتا ہوں۔ پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسی احاطہ میں اس کے کنارہ پر پہنچ گیا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اب ہم یہاں سے باہر نکل جائیں گے۔ کہ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ سفر سے مراد زندگی کا سفر ہے۔ اور وہ مختلف سڑکیں اور میدان اور وادیاں جو مجھے دکھائی گئیں۔ ان سے مراد دنیا ہے۔ اور خچر کے معنے اعزاز کے ہیں۔ درحقیقت معبّروں نے اس کی متضاد سی تعبیریں کی ہیں مثلاً شتر مرغ سے وہ خدا کی نعمت بھی مراد لیتے ہیں۔ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ بعض دفعہ اس سے مراد کوئی کاذب ظالم ہوتا ہے۔ اسی طرح خچر کی انہوں نے متضاد تعبیریں کی ہیں۔ یعنی اس کی تعبیر انہوں نے عزت اور رتبہ بھی کی ہے اور اس خواب کے برے معنی بھی لئے ہیں اچھے اور برے معنے درحقیقت حالات کے اختلاف کے ساتھ ہی خواب کے ہو سکتے ہیں۔ مگر میں نے دو بار میں دیکھا ہے کہ مادہ شتر مرغ نے مجھے ہر جگہ بچایا۔ وہ اعلیٰ درجہ کی خوبصورت ہے۔ اور ایسی احتیاط سے مجھے لے گئی ہے کہ جگہ کی اونچ نیچ اور نشیب و فراز کا مجھے احساس تک نہیں ہوا۔ اور میں برابر اس پر سیدھا بیٹھا رہا ہوں۔ پس شتر مرغ کا خوبصورت ہونا۔ اس کا اونچ نیچ میں احتیاط سے لے جانا۔ اور کوشش کرنا کہ سوار کو تکلیف نہ ہو۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ یہ خواب بری نہیں بلکہ اچھی ہے۔ اسی طرح اس کا یہ کہنا کہ میں نہیں جاتی اندر۔ اندر مرد بیٹھا ہے۔ یہ بھی ایک خوبی کا پہلو ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ بہرحال یہ ایک اچھی خواب ہے۔ سفر سے مراد دنیا کا سفر ہے اور شتر مرغ جسے عربی زبان میں نعامۃ کہتے ہیں اس پر سواری کرنے کے شاید یہ معنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کے طور پر مجھے ایسے اچھے ساتھی یا ایسی بیویاں دے گا جن سے دنیا کا سفر اچھی طرح گزر جائے گا اور اس کے نشیب و فراز میں کوئی تکلیف مجھے نہیں ہوگی۔ احاطہ کے کنارہ کے پاس دروازہ کے سامنے میری آنکھ کا کھلنا بھی اپنے اندر ایک بشارت کا پہلو رکھتا ہے۔ کیونکہ معبرین لکھتے ہیں۔ خواب کے آخری حصہ میں اگر آنکھ کھل جائے۔ تو اسے مبشر سمجھنا چاہیئے۔ خواہ اس سے پہلے رویا کا کوئی منذر حصہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس خواب کو دیکھنے کے بعد جہاں ایک طرف خوابوں پر میرے ایمان کی زیادتی ہوئی۔ وہاں دوسری طرف مجھے معبرین کا کمال بھی معلوم ہوا۔ ایک ہندوستانی کے ذہن میں شتر مرغ پر چڑھنے کا کبھی خیال بھی نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس ملک میں شتر مرغ ہوتا ہی نہیں۔ اگر کسی نے عجائب گھر میں دیکھا ہو تو اور بات ہے لیکن اس کو بھی شتر مرغ پر سواری کرنے کا خیال نہیں آسکتا۔ بلکہ جب سے آدم پیدا ہوا ہے شاید کسی ہندوستانی کے دل میں ایسا خیال پیدا نہیں ہوا ہوگا۔ افریقہ میں کہتے ہیں کہ شتر مرغ پر سواری کی جاتی ہے۔ لیکن بہرحال کوئی ہندوستانی دماغ ایسی خواب ایجاد نہیں کر سکتا۔

انتظامِ ملاقات سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات کے پیش نظر اور احباب کی سہولت کیلئے انتظام ملاقات کے متعلق مندرجہ ذیل اعلان کیا جاتا ہے:-

(۱) جمعہ کے دن بوجہ تیاری جمعہ ملاقات نہیں ہوا کرتی۔

(۲) ملاقات کے لئے نام پیش ہونے کا وقت آجکل ۱۰½ بجے سے ۱۱ بجے تک ہے۔ اس کے بعد تشریف لانیوالے اصحاب دوسرے دن کا انتظار فرمائیں۔

(۳) صرف "دعا و ملاقات" کے لئے علیحدگی میں وقت کا مطالبہ مناسب نہیں بلکہ مسجد میں نمازوں کے اوقات کے بعد کا موقعہ اس کے لئے موزوں ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دستور تھا۔

(۴) ملاقات صرف ان امور کیلئے کرنی چاہیئے۔ جن کے بغیر چارہ نہ ہو۔ دفتری امور کے متعلق ان اداروں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائم فرمائے ہوئے ہیں۔

(۵) عام ملاقاتیں (جو دفتری نہ ہوں) نماز ظہر کے بعد نہیں ہو سکتیں +

خاکسار:- عبدالرحیم درد پرائیویٹ سکرٹری

پھر ایک اور بات یہ ہے۔ کہ اس خواب کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ میں میں نے خچر دیکھی جسے عربی میں بغلۃ کہتے ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں میں نے شتر مرغ دیکھا۔ جسے نعامۃ کہتے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ تعبیر ناموں میں خچر اور نعامۃ دونوں کی ایک ہی تعبیر لکھی ہے۔ پس اس خواب سے معبرین کا کمال بھی مجھے معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے کتنی بڑی محنت اور کتنی بڑی باریک بینی سے کام لیا ہے۔ گویا اس خواب کے دیکھنے سے ایک طرف تو میرا ایمان خدا پر بڑھا۔ کہ وہ ایسی تصویری زبان استعمال کرتا ہے۔ کہ ایک مومن کو یہ یقین ہو جاتا ہے۔ کہ اس نے جو خواب دیکھی۔ وہ خدائی خواب ہی ہے۔ دماغی بناوٹ کا نتیجہ نہیں۔ کیونکہ انسانی ذہن ایسی تصویری زبان کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ جو اس نے کبھی دیکھی نہ ہو۔ مثلاً میرا ذہن ہی شتر مرغ پر سواری کرنے کی طرف نہیں جا سکتا تھا۔ خدا نے تصویری زبان استعمال کی۔ اور اس میں مجھے یہ نظارہ دکھا دیا۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ دونوں چیزوں میں فرق ہے۔ ایک خچر ہے۔ اور دوسرا شتر مرغ ہے۔ پھر بھی وہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کی تعبیریں ایک ہی ہیں۔

پس ایک طرف خوابوں کی سچائی پر میرا ایمان بڑھا۔ اور دوسری طرف معبرین کا کمال مجھے نظر آیا۔ کہ انہوں نے کہاں کہاں سے خوابیں جمع کیں۔ اور پھر ان خوابوں کے نتائج معلوم کر کے کس طرح ایک لڑی میں ان کو پرو دیا۔ کہ آج ہمیں جو خواب بھی نظر آتی ہے۔ اس کی تعبیر انہوں نے پہلے سے لکھی ہوئی ہے۔

خواب میں مجھے خچر اور شتر مرغ ایک تسلسل میں دکھائے گئے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ان دونوں نظاروں کی ایک ہی تعبیر ہے۔ اور معبرین نے بھی خچر اور نعامہ کی ایک ہی تعبیر کی ہے گو انہوں نے دونوں خوابوں کے اچھے معنے بھی بیان کئے ہیں۔ اور بُرے بھی مگر وہ الگ الگ حالات کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ جیسے خواب میں رونا کبھی خوشی پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی غم پر۔ بہرحال بغلۃ اور نعامۃ دونوں کی انہوں نے ایک ہی تعبیر کی ہے۔ پس مجھے ان کا بھی کمال نظر آیا۔ کہ انہوں نے کہاں کہاں سے خوابیں تلاش کیں۔ پھر ان کی تعبیریں معلوم کیں۔ پھر وہ حالات دیکھے جو خوابیں دیکھنے والوں پر گزرے۔ اور اس کے بعد انہوں نے اس ذخیرہ کو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کر دیا۔ پس ادھر مجھے اللہ تعالےٰ کی تصویری زبان کا مزہ آ گیا۔ کہ پہلے وہ مجھے رویا میں خچر دکھاتا ہے۔ پھر مجھے نعامۃ دکھاتا ہے۔ مگر تعبیر دونوں کی ایک ہی ہوتی ہے۔ گویا نظارے مختلف ہیں مگر معانی کا تسلسل یکساں ہے۔ ادھر مجھے معبرین کا کمال دکھائی دیا۔ کہ انہوں نے کتنی بڑی محنت کی ہے۔ کہ جس طرح خواب بتا رہی تھی۔ کہ ایک ہی تسلسل میں دو نظارے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے گو الگ الگ ان دونوں کی تعبیریں لکھی ہیں۔ مگر تعبیریں ایسی ہی لکھی ہیں۔ جو آپس میں ملتی ہیں۔

فرمایا میں نے جو خچر دیکھی وہ کمیت سے رنگ کی ہے۔ وہ دوست جو مجھے اس کا سر دکھا کر کہتے ہیں۔ کہ کیا اس کو آپ کی سواری کے لئے سدھایا جائے۔ میں ان کا نام بھی لے دیتا ہوں۔ میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب کو دیکھا ہے۔ اب اگر ان کا نام ابوالعطاء سمجھا جائے۔ جو ان کی کنیت ہے۔ تو اس لحاظ سے رویا میں ابوالعطاء سے مراد خدا ہوگا۔ اور اگر ان کا وہ نام لیا جائے۔ جو ان کے ماں باپ نے رکھا ہے۔ یعنی اللہ دتا تو اس کے معنے ہوں گے خدا کی دین اور اس کی عطاء

معذرت

پریس کی خرابی کے باعث کل کا الفضل (۱۲۶) وقت پر طبع نہیں ہوا۔ لہذا تاخیر سے پوسٹ کیا گیا ہے۔ چھپائی بھی ابھی تک خراب ہو رہی ہے۔ ہم احباب سے اس کی معذرت چاہتے ہیں: منیجر

کم از کم بارہ دفعہ تسبیح اور درود شریف پڑھنا

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

چند روز ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ روزانہ کم از کم ایک دفعہ بارہ بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اور بارہ دفعہ درود شریف پڑھا کرے۔ اس خطبہ کے بعد ایک دوست فرمانے لگے کیوں جی؟ بارہ کے عدد کو اس ذکر کے ساتھ کیا خصوصیت ہے پہلے تو ہم ۳۳ بار سو بار ستر بار وغیرہ کی تعداد سنا کرتے تھے۔

میں نے عرض کیا کہ مذہبی دنیا میں بھی پہلے بارہ کے عدد کا ذکر موجود ہے چنانچہ بنی اسرائیل کے بارہ نقیبوں کا ذکر قرآن میں ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو مدینہ والوں سے ہجرت سے پہلے بیعت لی۔ اس میں بھی بارہ نقباہی مقرر فرمائے تھے۔ اسی طرح اور بھی بعض جگہ بارہ کا عدد آیا ہے۔ سو یہ بھی غیر مانوس نہیں ہے۔ بلکہ ایک مذہبی گنتی ہے۔ اسی طرح نظام عالم میں بھی یہ عدد ایک بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ سال بارہ مہینوں کا ہی ہوتا ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ ذکر الٰہی میں یہ گنتی آپ نے آج ہی سنی۔ تو یہ تو کم از کم تعداد ہے۔ آپ بے شک ۰ ۰ دفعہ یا سو دفعہ تسبیح اور درود پڑھیں کوئی منع نہیں کرتا۔ یہ تو اقل درجہ ذکر کا ہے تاکہ جماعت کا کوئی فرد بھی ذکر وصلوٰۃ سے محروم نہ رہ جائے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو لوگ سو دفعہ درود یا تسبیح پڑھتے ہوں۔ وہ اس تعداد کو گھٹا کر اب صرف بارہ دفعہ پڑھا کریں۔

ایک مصلحت اس گنتی کی یہ بھی ہے کہ یہ عدد موجودہ زمانہ سے خاص تعلق رکھتا ہے۔ عرب میں دس۔ ستر۔ یا سو وغیرہ کے اعداد نمایاں تھے۔ مگر آج کل اکثر چیزوں کی گنتی درجن اور گرس کے حساب سے ہوتی ہے۔ اب جو یہ درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں درجن درجن کے حساب سے بکثرت جاتے ہوں گے۔ تو حضور نے ضرور پوچھا ہوگا۔ کہ یہ نئے بارہ بارہ درودوں کے نئے بنڈل بکثرت کہاں سے آ رہے ہیں۔ فرشتوں نے عرض کیا ہوگا۔ کہ حضور یہ جماعت احمدیہ کا امام بھجوا رہا ہے۔ تو جیسا کہ ہر نئی چیز ایک لطف اپنے اندر رکھتی ہے۔ حضور نے بھی یقیناً ایک خوشی محسوس کی ہوگی۔ اور حضور کی یہ خوشی بھی ہمارے لئے ایک نعمت ہے۔

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ بارہ دفعہ تسبیح یا درود پڑھنے میں خود پڑھنے والوں کے لئے ایک بڑی آسانی اور سہولت ہے۔ آپ اپنے انگوٹھے سے اگر اپنی چار انگلیوں کے پوروں پر گنتی کریں گے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ بارہ پورے ہیں۔ اور بچوں اور عورتوں تک کے لئے یہ گنتی گننی نہایت آسان ہے۔ بعض دیہاتی یا سادہ طبع آدمی تو بیس تک کی گنتی بھی نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے ایک ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں پر اپنے انگوٹھے کی مدد سے یہ عدد پورا کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے۔

قطعہ تاریخ وفات حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ

از شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ ایڈووکیٹ کپورتھلہ

اندر زمانہ حضرت اسحٰق پاک دل — جاری نمود چشمۂ عرفانِ ایزدی
حقا کہ بود زندگی او برائے خلق — لطف و عطا و منت و احسانِ ایزدی
اجرِ عمل مناسبِ حسنِ عمل دہند — مہماں نوازِ خلق شد مہمانِ ایزدی
ہر مدعا و مطلب و مقصود حاصلش — وز جملہ بخشش دولتِ رضوانِ ایزدی

مظہر برائے سالِ وصالش چو فکر کرد
آمد ندائے غیب کہ غفرانِ ایزدی
۱۳۶۳

الاخبار والآراء

"پیغام" کی غلط بیانی

جو مصلح خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کئے جاتے ہیں۔ اور جو ان کے حقیقی جانشین ہوتے ہیں۔ وہ اپنے پیرؤوں میں کسی ایک فرد کے متعلق بھی یہ گوارا نہیں کرتے کہ روحانیت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مقام اُسے حاصل نہ ہو۔ اسی لئے جن میں کسی قسم کی کوتاہی اور کمزوری پاتے ہیں۔ انہیں کھلے الفاظ میں متنبہ کرتے رہتے ہیں۔ تا وہ روحانیت میں زیادہ سے زیادہ ترقی کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے مقرب بن کر اس کے انعامات حاصل کر سکیں۔ مولوی محمد علی صاحب کو کبھی خود تو اپنے ساتھیوں میں کسی کو اس قسم کی تنبیہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جب اس قسم کا کوئی ارشاد فرماتے ہیں۔ اور جس کے مخاطب وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی تربیت ابھی مکمل نہیں ہوتی۔ تو مولوی صاحب اور اُن کا آرگن شور مچا دیتے ہیں کہ لو قادیانی جماعت کی یہ حالت ہو گئی۔ چنانچہ ۱۷ مئی کے "پیغام" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ کے چند الفاظ پیش کر کے لکھا ہے:

"کیا مصلح موعود کے فیضان کا یہی نتیجہ ہے۔ کہ جماعت کی اکثریت بدوؤں کی بدو ہے"؟

حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں جماعت کی اکثریت کے متعلق کوئی ذکر نہیں۔

بدو کن لوگوں کو کہا گیا

"پیغام" نے ان الفاظ کو جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا ہے۔ جن سے اس بات کی تعیین ہو جاتی ہے۔ کہ بدو کن لوگوں کو کہا گیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ ذکر فرماتے ہوئے۔ کہ "ابھی ہم نے وہ امتحان پاس ہی نہیں کیا۔ جس کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے دنیا کے نئے نظام کی تکمیل کا کام ہمارے سپرد کیا جانے والا ہے"۔ ان لوگوں کو بدو قرار دیا ہے جنہیں "اسلامی مسائل کی باریکیاں احکام الٰہی کی حکمتیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کی خوبیاں۔ اسلام کی تمدنی سیاسی اور اقتصادی تعلیمیں۔ احمدیت اور اسلام کا روشن مستقبل۔ حکومت اور نظام سے تعلق رکھنے والی اسلامی تعلیم کی تفصیلات اور اس کی خوبیاں۔ عبادات اور روحانیت میں ترقی کرنے کے اصول۔ بندوں اور خدا کے آپس کے تعلقات۔ دنیا کی پیدائش کی حکمتیں یہ ساری باتیں ایسی ہیں۔ جو ابھی ان کو معلوم نہیں"۔

یہ وہ اعلیٰ صفات ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہر احمدی میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر جو نہ پیدا کرے اور پیدا کرنے کی تڑپ بھی نہ رکھے۔ اُسے آپ نے بدو قرار دیا ہے۔ اور اس مقصد عظیم کی اہمیت کے لحاظ سے قرار دیا ہے جس کی تکمیل میں حصہ لینے کے قابل صفات اپنے اندر پیدا کرنا ہر احمدی کا فرض اولین ہے۔

اس قسم کا بدو بھی پیغامی عالم سے بہتر ہے

حقیقت یہ ہے۔ کہ نسبتی طور پر دین میں اعلےٰ پایہ رکھنے والوں کے مقابلہ میں ان کو بدو کہا گیا ہے جن میں کسی قسم کی سستی اور کوتاہی پائی جاتی ہے۔ ورنہ پیغامیوں کے مقابلہ میں اور خاص کر ان پیغامیوں کے مقابلہ میں جو اپنے آپ کو سرکردہ قرار دیتے اور عالم بنے پھرتے ہیں یہ بدو بھی اعلیٰ پایہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل کو شناخت کر لینے کے بعد دنیا جہان کی مخالفت کی پروا نہ کرنا اور دنیوی مفاد کو ٹھکرا دینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

عجیب انصاف

"پیغام صلح" نے ہمارے ان الفاظ کو "سوقیانہ پن" قرار دیا ہے۔ کہ "حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ادنیٰ غلاموں میں ایسے اصحاب موجود ہیں۔ جو ہر لحاظ سے مولوی محمد علی صاحب پر فوقیت رکھتے ہیں"۔ مگر یہ چڑنے کی کیا بات تھی۔ مولوی محمد علی صاحب ساری کی ساری احمدیہ جماعت کے متعلق فرمائیں کہ وہ قوت متفکرہ سے محروم ہو چکی ہے۔ اور اس کی آنکھیں بند ہو چکی ہیں۔ تو یہ شریفانہ پن۔ لیکن اس کے جواب میں اگر کہہ دیا جائے۔ کہ یہ غلط ہے۔ اور ثبوت یہ دیا جائے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے کئی غلام ہر لحاظ سے مولوی صاحب پر فوقیت رکھتے ہیں تو یہ سوقیانہ پن بن جائے۔ عجیب انصاف ہے۔

موازنہ کر لیا جائے

مولوی محمد علی صاحب کی ساری کائنات سوائے ترجمہ قرآن کے اور ہے ہی کیا؟ اور ہم تو بارہا گذارش کر چکے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کے کارہائے نمایاں کا موازنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد مبارک کے نتائج سے کر لیا جائے۔ مثلاً یہ دیکھ لیا جائے۔ کہ ایک مساوی عرصہ میں مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے والوں کی کتنی تعداد ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی کتنی۔ پھر حضور کے خدام میں اعلیٰ علمی ڈگریاں اور دوسرے امتیازات رکھنے والے لوگ کس قدر داخل ہوتے ہیں۔ اور مولوی صاحب کے ساتھیوں میں کتنے: اسی طرح یہ بھی دیکھ لیا جائے۔ کہ حضور کے عہد میں دنیا کے کس کس کنارے تک احمدیت پھیلی۔ اور مولوی صاحب نے اشاعت احمدیت کے لئے کیا کیا۔ یہ ہیں وہ ٹھوس نتائج جن سے صحیح موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ ایسی کتابیں لکھ لینا اور ایسا ترجمہ قرآن شائع کر دینا کونسی بڑی بات ہے جس سے احمدیت کو ایک ذرہ بھر بھی فائدہ نہیں پہنچا۔ البتہ مولوی محمد علی صاحب نے مالی طور پر اس سے بہت کچھ کمایا۔ اور اب اس ذریعہ آمد پر اپنے ورثاء کا قبضہ قائم کر رہے ہیں۔

مسٹر جناح اور کانگریس

حال ہی میں مسٹر جناح اور وزیر اعظم پنجاب میں مسلم لیگ کی پالیسی کے متعلق جو اختلاف رونما ہوا ہے۔ اس میں تمام ہندو اور سکھ اخبارات جہاں اس اختلاف کو ناقابل عبور خلیج بنا دینے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں وہاں بظاہر وزیر اعظم کی حمایت کرتے ہوئے مسٹر جناح کی شدید مخالفت کر رہے ہیں حتیٰ کہ تہذیب و شرافت کو بالائے طاق رکھ کر ایسے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ جو نہایت معیوب اور قابل مذمت ہیں۔

ان حالات میں سکھ اخبار "شیر پنجاب" (۲۱ مئی) کا یہ اقتباس دلچسپی سے پڑھنے کے قابل ہے۔ کہ

"مرکزی اسمبلی کے گذشتہ اجلاس میں مسلم لیگ نے کانگرسی ممبروں کے ساتھ مل کے جب گورنمنٹ آف انڈیا کے بجٹ کو نامنظور کر دیا۔ اور ساری دنیا پر گورنمنٹ کی آئینی پوزیشن بے نقاب ہو گئی۔ تو سرکار نے مسٹر جناح کو ہوش میں لانے اور اس حیثیت سے آگاہ کرنے کے لئے کہ ان کی لیڈری سرکار کی مہربانی کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ اور ان کے پیرو سرکار کے ہی بالکے ہیں پنجاب میں انہیں شکست دلا دی"۔

گویا کانگرسی پارٹی اسمبلی میں مسٹر جناح کی مدد سے چونکہ حکومت کو شکست دینے اور اس کی آئینی پوزیشن دنیا پر بے نقاب کرنے کے قابل ہو سکی۔ اس لئے حکومت نے کانگرس پارٹی کی حمایت کرنے کے جرم میں مسٹر جناح کو یہ سزا دی۔ کہ انہیں پنجاب میں شکست دلا دی۔

اگر اس میں کچھ حقیقت ہے۔ تو افسوس ان ہندو اور سکھ اخبارات پر۔ جو کانگرس کے حامی کہلاتے ہوئے۔ اس سزا کے وقت مسٹر جناح کے خلاف شور مچانے میں بے ہودگی کی انتہا کر رہے ہیں۔ جو حکومت نے مسٹر جناح کو محض اس لئے دی۔ کہ انہوں نے کانگرس کی حمایت کی۔ اور اسے اس قابل بنایا۔ کہ اسمبلی میں حکومت کو شکست دے سکے۔

یہ ہے اس حسن سلوک کا نمونہ جو کانگرسی

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں

"تبلیغ ایک جہاد ہے اور یہ جہاد ہر شخص پر فرض ہے۔ تو جو شخص اپنے اہم فریضہ کو ترک کرتا ہے۔ اس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ . . . . اسوقت تلوار کے جہاد کے بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"۔

ہمارے پاس اس جہاد کا سامان موجود ہے۔ جو ایک آنہ سے دو روپیہ تک قیمت میں مل سکتا ہے۔ اور وہ بغیر مزید خرچ کے تمام جہان میں بھیجا یا بھجوایا جا سکتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

اعلان

قضیہ سردار النساء بیگم صاحبہ سکنہ قادیان دار الامان۔ بنام چوہدری نور احمد صاحب ولد چوہدری عمر الدین صاحب قوم جٹ ساکن لکھوڈیر ضلع لاہور ڈاکخانہ باغبانپورہ

دعوٰی دلا پانے زر مہر ایک ہزار روپیہ مع دیگر اخراجات نان و نفقہ وغیرہ

قضیہ محولہ بالا میں چونکہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ قضاء کے حکم سے گریز کرتا ہے اس لئے بذریعہ نوٹس ہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ اصالتاً برائے پیروی مقدمہ مورخہ ۱۰ / جون ۱۹۴۴ء کو مولوی محمد نذیر صاحب قریشی کی خدمت میں تشریف نہ لائینگے تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر ۹/۶۹۸/S-۱۹۷ کوڈ ورڈ "CABUD"

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو مندرجہ ذیل سٹیشنوں پر ۱۲۰۰ من آلو اور ۱۳۰۰ من پیاز سپلائی کرنے کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں:۔

نئی دہلی۔ فیروزپور چھاؤنی۔ کراچی شہر امرتسر۔ ملتان چھاؤنی اور کوئٹہ۔

ٹنڈر فارم ۵/۴۴ ۱۳ کو اور مابعد تاریخوں میں کام کے دنوں میں دو سے تین بجے تک اور ہفتہ کے دنوں میں بارہ سے ایک بجے تک دفتر کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کراچی کینٹ سے ایک روپیہ میں مقامی طور پر اور ۱/۱۱/- میں اگر باہر بھیجا جائے۔ مل سکینگے۔ ٹنڈر فارم وی پی ارسال نہیں کئے جائینگے۔ بلکہ ایک روپیہ نقد بذریعہ منی آرڈر ملنے پر بھیجے جائینگے سربمہر ٹنڈر ۱۴/ جون ۱۹۴۴ء بروز بدھ دو بجے بعد دوپہر تک آفس سپرنٹنڈنٹ جنرل مینجر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ آفس ایمپریس روڈ لاہور کو دئے جانے چاہئیں۔ ٹنڈر اسکے کام کے روز اسی دفتر میں تین بجے کھولے جائینگے۔ ٹنڈر دہندگان اگر چاہیں تو ٹنڈر کھولے جانے کے وقت وہاں حاضر ہو سکتے ہیں۔ کنٹرولر آف سٹورز

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں ایس۔ ایم گروپ طلباء کے طور پر ٹریننگ دینے کیلئے امیدواروں سے داخلہ کی درخواستیں مطلوب ہیں جو ۱۶/ جون ۱۹۴۴ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ٹریننگ کیلئے ایسی ۲۱۰ جگہیں ہیں۔ جن میں سے ۱۳۰+۱۷ مسلمانوں کیلئے اور ۱۹ سکھوں ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کیلئے مخصوص ہیں۔ اگر مسلمانوں کی مخصوص جگہوں کیلئے مسلمان کافی تعداد میں نہ مل سکے تو انکی باقیماندہ خالی جگہوں کو غیر مخصوص سمجھا جائیگا۔ کم سے کم تنخواہ چالیس روپے ماہوار (دوران جنگ کے لئے) تنخواہ کا سکیل ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ ہے۔ اسکے علاوہ گرانی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس بھی جن کی قواعد کے ماتحت اجازت ہوگی۔ دیئے جائیں گے۔

قابلیت میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن میں (اگر امتحان کے نتائج ڈویژنوں میں نکلے ہوں) یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی امتحان۔ جو امیدوار یہ ثابت کر سکیں۔ کہ وہ امتحان میٹرک میں صرف چند نمبروں کی کمی کیوجہ سے سیکنڈ ڈویژن حاصل نہیں کر سکے۔ اُن کے معاملہ پر بھی غور کیا جا سکیگا۔ عمر ۱۲/ جولائی ۱۹۴۴ء کو اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ مکمل تفصیلات چیئرمین صاحب کو ٹکٹ چسپاں جوابی لفافہ بھیجکر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

مندرجہ ذیل عارضی آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے مجوزہ فارم پر جو بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے۔ درخواستیں مطلوب ہیں:۔

	مسلمان	اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپین	سکھ ہندوستانی عیسائی اور پارسی	غیر مخصوص
آفس کلرک (سٹورز ڈپو مغلپورہ)	۶+۲ (فہرست انتظاریہ)	۱	۵+۱ فہرست انتظاریہ	۲+۲ (فہرست انتظاریہ)
ڈپو کلرک (سٹورز ڈیپارٹمنٹ مغلپورہ جہلم اور کالکا)	۱۶+۱۸ (فہرست انتظاریہ)	–	۱+۲ (فہرست انتظاریہ)	۵+۹ (فہرست انتظاریہ)

فہرست انتظاریہ ایک سال کے عرصہ کیلئے قائم رکھی جائے گی۔

کم سے کم تنخواہ:۔ چالیس روپے ماہوار (دوران جنگ کے لئے) سکیل ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ میں علاوہ گرانی الاؤنس جو حسب قواعد دیا جا سکتا ہے۔ اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپین البتہ کم سے کم [illegible] ۵۵ روپیہ ماہوار [illegible] علاوہ گرانی الاؤنس وغیرہ۔

اوصاف:۔ میٹریکولیشن (سیکنڈ ڈویژن اگر نتیجہ ڈویژنوں میں شائع ہوتا ہو) جونیئر کیمبرج یا اسکے مترادف امتحان یا انڈین آرمی سپیشل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن [illegible] وہ امیدوار بھی جو یہ ثابت کر سکیں کہ صرف چند نمبروں کی کمی کیوجہ سے سیکنڈ ڈویژن حاصل نہ کر سکے۔ زیر غور لائے جا سکتے ہیں۔

عمر:۔ ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجوایٹوں کی صورت میں ۳۰ سال تک اور سابق فوجی آدمیوں (جو ریزرو فوج کے نہ ہوں) کیلئے ۳۰ سال تک۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے میں پہلے سے ملازم ادنٰی سٹاف بھی انتخاب میں آ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ جنرل مینجر کے مقرر کردہ شرائط کو پورا کرتا ہو۔ اور اپنے محکمہ کی معرفت درخواست کرے۔ پوری تفصیلات چیئرمین کے نام ایک لفافہ ارسال کرنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور پتہ درج ہو [illegible]

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سٹاک ہالم۔ ۳۰ مئی۔ سویڈن سے آنے والے مسافروں کا بیان ہے۔ کہ جرمن ڈنمارک کے ساحل پر فوجیں اتارنے والی کشتیاں جمع کر رہے ہیں۔ کوپن ہیگن کی بندرگاہ اور جزیرہ برل ہولم میں یہ کشتیاں جمع کی جا رہی ہیں۔

لنڈن۔ ۳۰ مئی۔ جنوب مغربی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ نیوگنی کی مہم چونکہ ختم ہو چکی ہے۔ اسلئے اب اتحادی فلپائن پر اور پھر ڈچ ایسٹ انڈیز پر حملہ کریں گے۔

لاہور۔ ۳۰ مئی۔ پنجاب میں کپڑے کی قلت کو دور کرنے کے لئے حکومت پنجاب اپنے ایک سیکرٹری کو ٹیکسٹائل کمشنر کیساتھ ملاقات کرنے کے لئے بمبئی بھیج رہی ہے۔ یہ بھی خیال ہے۔ کہ پنجاب کے بعض سرکردہ بزاز بھی ساتھ جائیں گے۔

لنڈن۔ ۳۰ مئی۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ جاپانی سفیر نے کل ہٹلر سے ملاقات کی۔ اور دونوں قوموں کی جنگی کوششوں کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ اس کے بعد جاپانی سفیر نے ربن ٹراپ سے ملاقات کی۔

دہلی۔ ۳۰ مئی۔ جمعیۃ العلماء نے اپنے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پاکستان کی مذمت کا پاس کر کے اس سکیم کو ناقابلِ قبول اور نقصان دہ قرار دیا ہے۔

کراچی۔ ۳۰ مئی۔ حروں کے ایک گروہ نے ریاست خیرپور میں ایک گاؤں پر حملہ کیا دو عورتوں اور تین بچوں کو اغوا کر کے لے گئے۔ بچوں میں ایک دس دن کا بچہ بھی شامل ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ مئی۔ برطانی سلطنت کے مختلف حصوں کے اخبارات کے مطالبہ کے نتیجہ میں کولمبو میں ایک نیا ریڈیو سٹیشن قائم کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ اخبارات کے لئے خبریں نشر ہوا کریں گی۔

لاہور۔ ۳۰ مئی۔ افسوس خان بہادر مولوی فتح الدین صاحب سابق ڈائرکٹر آف ایگریکلچر کل صبح البرٹ وکٹر ہسپتال میں انتڑیوں کے اپریشن کے بعد انتقال کر گئے۔

بمبئی۔ ۳۰ مئی۔ مسٹر ساورکر نے اپنی ۶۲ ویں سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مستقبل قریب میں "ہندوستان ہندوؤں کا ہے" کا نعرہ تمام ہندوستان کا نعرہ بن جائے گا۔

دہلی۔ ۳۰ مئی۔ سنٹرل اسمبلی کے ایک یوروپین ممبر نے برطانیہ سے واپسی پر "برطانیہ کا دعویٰ" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ برطانی لیڈر اور عوام چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان اپنی طرز حکومت خود تجویز کرے۔

لاہور۔ ۳۰ مئی۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے ۶۸ ہزار روپیہ کی رقم اس غرض کے لئے منظور کی ہے۔ کہ صوبہ میں لیگ کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے تنخواہ دار ملازم رکھے جائیں۔

دہلی۔ ۳۰ مئی۔ یہاں ایک نیا ریڈیو سٹیشن تعمیر کیا گیا ہے جسکی طاقت سابقہ سٹیشنوں سے دس گنا زیادہ ہے۔ سٹیشن تین سو ایکڑ کے رقبہ میں ہے۔ اور یکم مئی سے روزانہ ۲۱ گھنٹے کام کرتا ہے۔

واشنگٹن۔ ۳۰ مئی۔ جزیرہ بیاک پر جو اتحادی فوجیں اتری ہوئی ہیں۔ وہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ جاپانی سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ سمندر کے کنارے کے چھ میل لمبے ٹکڑے پر اتحادی قبضہ ہو چکا ہے۔

دہلی۔ ۳۰ مئی۔ لارڈ مونٹ بیٹن کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چینی فوجوں نے کیمائن سے موگانگ جانے والی بڑی سڑک کو کاٹ دیا ہے۔ اب دشمن کے لئے دو ہی صورتیں ہیں۔ یا پہاڑیوں میں تتر بتر ہو جائے اور یا شہر میں محصور۔ آسام و برما کی سرحد پر بشن پور کے علاقہ میں اتحادی فوجوں نے دشمن کو کئی جگہ گھیر کر اس کا صفایا کر دیا۔ کوہیما کے شمال میں اتحادی دستے ناگا گاؤں کے پاس اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اب ناگا کی پہاڑیوں کے سوا سارے کوہیما پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔

لنڈن۔ ۳۱ مئی۔ قریباً ۷۵۰ امریکن بمباروں نے جن کے ساتھ بارہ سو فائیٹر تھے۔ برطانیہ کے اڈوں سے اڑ کر جرمنی میں تین کارخانوں اور چند ہوائی میدانوں کو نشانہ بنایا۔ ۵۰۰ اٹلی کے اڈوں سے اڑ کر اتحادی طیاروں نے ویانا کے پاس پانچ جرمن طیارہ ساز کارخانوں کی خبر لی۔ ان حملوں میں دشمن کے ۶۸ اور ہمارے بیس طیارے کام آئے۔

لنڈن۔ ۳۱ مئی۔ اس وقت اٹلی میں جرمن بچاؤ کی آخری لائن پر جو ۲۶ میل لمبی ہے بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن کے پیچھے ہٹنے کے رستوں پر اتحادی دباؤ برابر بڑھ رہا ہے۔ سمندری کنارے کے محاذ پر آرڈیا نامی گاؤں پر قبضہ ہو چکا ہے۔ نیوزی لینڈ کی فوج آرچے کے شہر پر قابض ہو کر آگے بڑھ رہی ہے۔

ماسکو۔ ۳۱ مئی۔ مشرقی محاذ پر چھ ہفتہ کے سکوت کے بعد زور کی لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ کل جرمنوں نے رومانیہ کے شہر جاسی میں روسی مورچوں پر ٹینکوں کی مدد سے بڑے زور کا حملہ کیا۔ مگر صرف ایک جگہ روسی صفوں میں گھسنے میں کامیاب ہو سکے اس حملہ میں دشمن کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کے ۵۰ ٹینک اور ۳۶ ہوائی جہاز کام آئے۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جرمن کوئی بڑا حملہ شروع کر رہے ہیں۔ یا یہ کوئی مقامی حملہ تھا۔

واشنگٹن۔ کل امریکہ کے وزیر خارجہ نے برطانی روسی اور چینی سفیروں سے ملاقات کی۔ اور اعلان کیا۔ کہ امریکہ لڑائی کے بعد امن کے قیام کی ذمہ دار آرگنائزیشن ان تینوں ممالک سے مل کر قائم کرے گا۔ گذشتہ موسم خزاں میں اتحادی ممالک کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں یہ قرار پایا تھا۔ کہ اس کے لئے واشنگٹن میں جلسہ بلایا جائیگا۔ روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف کیطرف سے یہ قرارداد پیش ہو کر منظور ہوئی تھی۔

دہلی۔ ۳۱ مئی۔ [illegible] کہا گیا ہے۔ کہ حکومت ہند نے بمبئی میں آگ کی وجہ سے نقصان کا معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بیمہ شدہ مال کا ⅛ حصہ بیمہ کمپنیاں ادا کرینگی۔ اور باقی ⅞ حکومت ہند۔ صرافہ۔ جواہرات اور قیمتی دھاتوں کا کوئی معاوضہ نہ دیا جائے گا۔ جو مال بیمہ شدہ نہ تھا۔ اس کا بھی ۷۵ فیصدی معاوضہ حکومت ہند ادا کرے گی۔ بلیک مارکیٹ کی چیزوں کا کوئی معاوضہ نہ دیا جائے گا۔

لنڈن۔ ۳۱ مئی۔ اٹلی میں جوں جوں آٹھویں فوج لیاری کی وادی سے نکل کر پیشقدمی پر بڑھ رہی ہے۔ جرمن مزاحمت کا زور کم ہوتا جاتا ہے۔ مگر دشمن پیچھے ہٹتے ہوئے بڑی کثرت سے بارودی سرنگیں بچھاتا جاتا اور پلوں وغیرہ کو اڑاتا جاتا ہے۔ جس سے اتحادی فوجوں کی پیشقدمی میں تاخیر کا واقع ہونا لازمی ہے۔

دہلی۔ ۳۱ مئی۔ جنرل سٹلول کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مچینا کے علاقہ میں چینی اور امریکی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ سالوین کے علاقہ میں جو چینی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے ایک اہم درہ کو قبضہ میں لے لیا ہے۔

چنگکنگ۔ ۳۱ مئی۔ چینی گورنمنٹ کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجوں نے صوبہ ہونن کے صدر مقام چانگشا پر چڑھائی شروع کر دی ہے۔ ہونان کا صوبہ آزاد چین کا سب سے زیادہ زرخیز علاقہ ہے۔ اور اس لئے توقع ہے۔ کہ چانگشا کی لڑائی چین کی سب سے بڑی لڑائی ہوگی۔

ماسکو۔ ۳۱ مئی۔ روس کے مشہور اخبار "پراودا" نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں پوپ پر فاسسٹوں کی حمایت کا رویہ اختیار کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ فرانس پر اٹلی کے حملہ کے وقت پوپ خاموش رہا اور اب وہ